Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم منگل

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴ / ۲۹	۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ ۔ ۹ تبوک ۱۳۵۴ ہش ۔ ۹ ستمبر ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۰۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس کے نفس پر روزہ گراں ہے وہ خدائی نعمت کو اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے

مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں دلاور ثابت کرے

"ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اِس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے۔

اِس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اِس لئے اس سے توفیق طلب کرے مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا۔ اگر خدا چاہتا تو دوسری اُمتوں کی طرح اِس اُمت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اور اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور اس حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے کیونکہ ہر کام کا مدار نیّت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔

جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیّت بھی دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا، اس کا دِل اِس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو۔ خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے۔۔۔ اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اُوپر گراں گمان کرتا ہے کب اِس ثواب کا مستحق ہو گا۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال بغرض طبی معائنہ و علاج لندن میں قیام فرما ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے، ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو اور حضور پوری طرح صحت یاب ہو کر بخیریت واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۹ تبوک۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کئی دنوں سے دائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ آپ تاحال لاہور میں قیام فرما ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

محترمہ سیّدہ ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا (بیگم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی) مطلع فرماتی ہیں کہ:

(۱) حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت لاہور میں بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں خاص برکت بخشے۔ آمین

(۲) میری بھتیجی عزیزہ امۃ الباقی عائشہ (بنت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب) کو بچی کی پیدائش کے بعد انفیکشن کی وجہ سے تیز بخار رہا۔ اب طبیعت نسبتاً بہتر ہے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ ۸ تبوک

ماہِ رمضان اپنی عظیم الشان برکتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے چنانچہ ربوہ کی مساجد میں نمازِ تراویح میں قرآن مجید سنانے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ نمازِ تراویح مسجد مبارک میں مکرم قاری محمد عاشق صاحب پڑھا رہے ہیں۔ نمازِ ظہر کے بعد سے مسجد مبارک میں قرآنِ مجید کے خصوصی درس کا آغاز ہو چکا ہے۔ درس کا آغاز مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے پہلے پارہ کے درس سے کیا۔ آپ ۳ رمضان المبارک تک پہلے تین پاروں کا درس دیں گے۔ علماءِ کرام کی طرف سے اِس خصوصی درس کا سلسلہ انشاء اللہ العزیز ۲۷ رمضان المبارک تک مسلسل جاری رہے گا۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ تبوک ۱۳۵۴ ہش
۹ ستمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسید مژدہ کہ ایّام نو بہار آمد

رمضان کا بابرکت مہینہ اپنی تمام رحمتوں اور فضلوں کے ساتھ شروع ہوگیا! اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کرم سے عالم روحانیت کے اس موسم بہار سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین!

رمضان المبارک عبادتوں اور دعاؤں کا مہینہ ہے۔ یہ اصلاحِ نفس اور تزکیۂ قلب کا مہینہ ہے۔ اپنی کمزوریوں، خطاؤں اور لغزشوں کو اپنے مولا کے حضور پیش کرکے آئندہ بصمیم قلب ان سے بچنے کا عہد کرنے اور پھر اس کے حضور معافی، درگذر اور مغفرت و بخشش کی التجائیں کرنے کا مہینہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضاء کو حاصل کرنے کا ایک انمول موقع ہمیں بہم پہنچاتا ہے۔

رمضان سے مخصوص سب سے بڑی عبادت روزہ ہے جس کے متعلق ہمارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بشارت دی ہے کہ:۔

الصوم لی و انا اجزی بہ۔

یعنی روزہ تو وہ عبادت ہے جس کی جزاء میں خود ہوں۔

سُبحان اللہ! مومن کا دل تو یہ سُنکر فرطِ مسرت و انبساط سے بے قابو ہو ہو جاتا ہے کہ روزہ کے ذریعے اسے اس کا محبوبِ حقیقی مل جائے گا! ہاں وُہی دلبرِ یگانہ جو اس کی زندگی کا تنہا مطلوب و مقصود ہے اور جسے پاکر وہ بے اختیار یہ کہہ اُٹھتا ہے کہ ؎

تجھے سب زورِ قدرت ہے خدایا! تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا
کہاں ہم اور کہاں دنیائے مادی فسبحان الذی اخزی الاعادی

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو مومن نئی امنگوں، نئے عزم اور والہانہ شوق کے ساتھ رمضان المبارک کی جملہ عبادات سے بھرپور حصہ لینے کے لئے کمرِ ہمت کس لیتا ہے اور دردِ دل کے ساتھ اس دعا میں مصروف ہو جاتا ہے کہ:۔

الٰہ العالمین! تُو محض اپنے کرم سے میرے جیسے کمزور، ناتوان اور حقیر وجود کو ہمت، طاقت اور توفیق عطا فرما کہ میں اس مبارک مہینہ کی آسمانی نعمتوں اور فضلوں سے جو بارش کی طرح مومنین کے قلوب پر نازل ہوتی ہیں اپنا بے مایہ دامن بھر لوں حتیٰ کہ جب یہ مہینہ اپنے اختتام کو پہنچے تو میرا دل و دماغ ہی نہیں بلکہ میرا پورا وجود اس کی برکتوں سے سرشار اور اطمینانِ قلب کی دولت سے مالامال تیری رضاء کی جنتوں کے ٹھنڈے سایہ تلے فرحت و انبساط کی سرمدی ہواؤں میں جھوم رہا ہو!۔

مومن بصد اشتیاق رمضان کے مبارک مہینہ کی برکات سے حصہ لینے کا منتظر ہوتا ہے اور ہمہ تن اس کی تیاریوں میں مستغرق! مگر بعض اوقات وہ ناگہانی بیماری۔ صحت کی کمزوری یا کسی اور وجہ سے رمضان کی رُوحانی ریاضتوں سے عملی رنگ میں حصہ لینے سے محروم رہتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے مومن کو بھی اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔ کیونکہ اصل چیز دردِ دل اور نیت کا اخلاص ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اُس کے دل میں یہ نیت بھی دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دِل اِس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے۔ ۔ ۔ کیونکہ دردِ دل قابلِ قدر شئے ہے"

قرآن عظیم اور احادیث نبویہ میں رمضان کی عبادات و برکات کے بارہ میں جو کچھ ہمیں بتایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ:۔

"رمضان کا مہینہ پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ ہے۔ پہلے نمبر روزہ ہے۔ دوسرے نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پھر قیام اللیل یعنی رات کے نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ تیسرے قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت ہے۔ چوتھے سخاوت اور پانچویں آفاتِ نفس سے بچنا ہے۔ اِن پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ عباداتِ ماہ رمضان کہلاتی ہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
منقول از الفضل ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۲ء)

ان سب عبادات کی روح اور مغز دعا ہے جس کی قبولیت کے خاص مواقع اسی مہینہ میں میسر آتے ہیں۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ یعنی میں اپنے بندوں کی ہر پکار کو سُنتا ہوں اور ان کی ہر دُعا کو قبول کرتا ہوں۔

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"رمضان کی ہر رات کے آخر میں ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ کیا کوئی سوالی ہے کہ اسے دیا جائے۔ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں اور کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے"

گویا قبولیتِ دعا کے ساتھ رمضان کا خاص تعلق ہے اور رمضان سے مخصوص تمام عبادات کا مرکز و محور بھی دُعا ہے۔ مگر دُعا سے وہی فیضیاب ہو سکتا ہے جو قبولیتِ دُعا پر کامل یقین رکھے اور یہ کامل یقین اس زمانہ میں بفضلہٖ جماعت احمدیہ کو حاصل ہے جسے مہدی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہونے کی وجہ سے نئی معرفت و بصیرت حاصل ہے اس لحاظ سے اس مبارک مہینہ میں پورے عجز و انکسار اور خشوع و خضوع کے ساتھ غلبۂ اسلام کے لئے حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے اور وطنِ عزیز کے استحکام کے لئے دُعائیں کرنے کی خاص ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے۔ پھر یہ ذمہ داری اس لحاظ سے بھی ہم پر عائد ہوتی ہے کہ ہماری جماعت اس وقت ایک مظلوم جماعت ہے۔ اس سے خدا اور اُس کے برگزیدہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اور وابستگی سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کیا جاتا ہے حالانکہ یہ محبت اسکی رگ رگ میں سرایت کر چکی ہے۔ یہی محبت اس کی روح کی غذا ہے اور اس کے تمام اعمال و افکار کی روحِ رواں ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی تعلقِ محبت و عشق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مہرِ او باشیرِ مادر شُد اندر بدن جان شد و باجاں بدر خواہد شدن

یعنی خدا اور اُس کے رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت تو ماں کے دودھ کے ساتھ ہی ہمارے اندر داخل ہوگئی ہے اور یہ ہماری زندگی اور جان کا حصہ بن چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تو اَب ہماری جان کے ساتھ ہی باہر نکلے گی۔

اس ظلمِ عظیم کا مداوا بھی دعا اور فقط اللہ تعالیٰ کے حضور پکار ہے کیونکہ ؎

تجھے دُنیا میں کس نے ہے پُکارا کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا کہ جس کا تُو ہی ہے سب سے پیارا
(المسیح موعودؑ)

ضروری یاددہانی

جملہ امراء اضلاع و امراء و صدر صاحبان مقامی جماعتہائے احمدیہ کی یاددہانی کے لئے التماس ہے کہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی ادائیگیوں کے دوسرے مرحلے کے چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ اِسوقت تک ہر وعدہ کنندہ سے کل وعدہ کا ۱/۱۰ (دسواں حصہ) ضرور وصول ہونا چاہیئے تھا۔ کیا آپ نے جائزہ لے لیا ہے کہ آپ کے ہاں کوئی بقایادار تو نہیں رہ گئے؟۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احکام رمضان

سلطان احمد پیر کوٹی

سفر میں روزہ رکھنا شرعاً منع ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفر میں روزہ رکھنے کو حکم عدولی قرار دیا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں :-

"مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

حضور کا یہ فیصلہ آیت قرآنی "فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ" پر مبنی ہے اور احادیث نبوی کے مجموعی مفہوم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ رکھنے والوں کو "عصاۃ" (نافرمان) قرار دیا ہے۔ جن احادیث سے رخصت معلوم ہوتی ہے امام بخاریؒ نے ان احادیث کو پہلے کی قرار دیا ہے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باہر سے آنے والے احمدیوں کے لئے قادیان کو وطن ثانی قرار دیا ہے اسلئے وہاں قیام کے دوران میں وہ روزہ رکھ سکتے ہیں اور اگر نہ رکھیں تب بھی جائز ہے۔

۳۔ وطن ثانی کی طرف سفر بھی سفر ہی ہے۔ اس لئے روزہ رکھنا جائز نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا تعامل اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افطاری کے وقت سے پہلے قادیان آنے والے روزہ داروں کا روزہ کھلوا دیا تھا۔

۴۔ نفلی روزہ سفر کی حالت میں ناجائز ہے۔

۵۔ وہ تمام لوگ جن کی ڈیوٹی ہی سفر سے متعلق ہو جیسے ریلوے گارڈ۔ ڈرائیور پائیلٹ۔ سفری ایجنٹ دیہاتی ہرکارے وغیرہ مقیم کے حکم میں ہوں گے۔ اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

سفر اور اس کی مسافت کی حد شریعت نے مقرر نہیں کی بلکہ اسے انسان کی اپنی تمیز اور قوت فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے۔

چونکہ سفر کی وجہ سے انسان روزہ کی برکات سے محروم ہو جاتا ہے اس لئے حتی الوسع رمضان کے مہینہ میں سفر سے اجتناب کرنا چاہیئے وہی سفر کرنا چاہیئے جس کے بغیر

(۳)

چارہ نہ ہو۔ آگے کون سفر ضروری ہے اور کونسا غیر ضروری اس کا فیصلہ سفر کرنے والے کی صوابدید پر ہے اور وہی اللہ کے نزدیک جوابدہ ہے۔

روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لینا

بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ

مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔

متفق علیہ

جو بھول کر کھا پی لے وہ روزہ دار ہی رہتا ہے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ چاہیئے کہ ایسا شخص اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ جو کچھ اس نے کھایا پیا ہے وہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ حضور کے اس ارشاد سے یہ بات بھی مستنبط ہوتی ہے کہ اگر کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی رہا ہو تو پاس والے لوگوں کو اسے یاد نہیں دلانا چاہیئے اگر خدا کسی کو خود کھلا پلا رہا ہو تو کسی انسان کو اس میں روک بننے کی کیا ضرورت ہے

البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً کلی کے لئے اس نے پانی منہ میں ڈالا اور وہ اندر چلا گیا تو اس صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا اور اس پر قضا لازم ہوگی لیکن وہ گنہگار نہیں ہوگا۔ اور نہ اس پر کفارہ واجب ہوگا۔

جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ دے وہ سخت گنہگار ہے۔ اس کے لئے توبہ کی ضرورت ہے نیز قصوروار کو اس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ اور کفارہ یہ ہے کہ ۱۔ ایک غلام آزاد کرے یا (۲) پے درپے ساٹھ دن کے روزے رکھے۔ یا (۳) ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ کھانا دونوں کی حیثیت کے مطابق ہوگا۔

اگر کفارہ کی کسی صورت کی بھی طاقت نہیں تو پھر استغفار ہی کافی ہوگا کیونکہ توبہ کرنے والے کے لئے ندامت کی ضرورت ہے۔ جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو انسان کا اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہنا ہی کافی ہے۔

احادیث میں ایک روایت آتی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں اپنے اصحاب میں جلوس فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا ہو گیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا۔ آپ نے فرمایا۔

هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا

کیا تو ایک گردن آزاد کر سکتا ہے عرض کیا نہیں پھر فرمایا کیا تو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے اس نے عرض کیا نہیں پھر فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو انتظار کرنے کا ارشاد فرمایا تھوڑی دیر کے بعد کسی نے آپ کی خدمت میں ایک بڑا ٹوکرا کھجوروں کا بطور نذرانہ پیش کیا تو آپ نے اس شخص کو بلا کر کہا یہ ٹوکرا لے جاؤ اور اسے صدقہ کر دو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مدینہ میں مجھ سے بڑھ کر اور کوئی غریب نہیں۔ آپ نے فرمایا۔

أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلا دو

کفارہ کے سلسلہ میں یہ حدیث جامع اور مانع ہے۔ اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عدم استطاعت کی صورت میں کفارہ لازم نہیں۔ صرف توبہ اور استغفار کی ضرورت ہے۔

نماز تراویح

نماز تراویح قیام رمضان کی ایک مخصوص صورت ہے یہ نماز سحری کھانے سے قبل پچھلی رات میں یا نماز عشاء کے بعد باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ یہ نماز کوئی الگ نماز نہیں بلکہ تہجد ہی کی نماز ہے جسے بارہ مہینے مسلمان پڑھتے ہیں ہاں رمضان المبارک میں اس کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کی فضیلت اور قرآن کریم کے سننے کا ذوق پیدا کرنے کے لئے حضرت عمرؓ نے اپنے خلافت کے زمانہ میں اسے رات کے پہلے حصہ میں باجماعت ادا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ مؤطا امام مالکؒ میں ہے۔

"عن عبد الرحمن ..... قال خرجت مع عمر بن الخطاب في رمضان الى المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون يصلي الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بصلاته الرهط فقال عمر والله اني لاراني لو جمعت هؤلاء على قارئ واحد لكان امثل فجمعهم على ابي بن كعب قال ثم خرجت معه ليلة اخرى والناس يصلون بصلاة قارئهم فقال عمر نعمت البدعة هذه والتي تنامون عنها افضل من التي تقومون يعني آخر الليل وكان الناس يقومون اوله۔"

عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رمضان میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا ہم نے دیکھا کہ لوگ اپنی اپنی نماز پڑھ رہے ہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں ان سب کو ایک قاری پر جمع کر دوں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ پس آپ نے انہیں حضرت ابی بن کعب کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا ارشاد فرمایا عبد الرحمن فرماتے ہیں میں پھر ایک دن آپ

کے ساتھ مسجد میں گیا تو میں نے دیکھا کہ لوگ ایک قاری کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بدعت بہت اچھی ہے۔ لیکن نماز تہجد اس نماز سے بہتر ہے اور لوگ رات کے پہلے حصہ میں باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔

چونکہ اس نماز میں چار رکعت نماز ادا کرنے کے بعد کچھ دیر سستایا جاتا ہے اس لئے اس کا نام نماز تراویح پڑ گیا۔

نماز تراویح کے متعلق مناسب یہی ہے کہ اگر کوئی حافظ قرآن میسر ہو تو سحری کھانے سے قبل رات کے پچھلے حصہ میں باجماعت ادا کی جائے کیونکہ بعض لوگ اکیلے پڑھنے میں سستی کرتے ہیں۔ اگر پچھلی رات میں یہ نماز نہ پڑھی جا سکے تو عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لی جائے۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک چونکہ نماز تراویح نماز تہجد ہی کی بدل ہے اس لئے اس کی آٹھ رکعت (وتر کی تین رکعت ان کے علاوہ ہیں) ہوتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں ہمیشہ اسی پر عمل فرمایا۔ اس میں برکت ہے اور پھر قیام لمبا کرنے اور قرآن زیادہ سننے کا موقع ملتا ہے۔

فدیہ رمضان

روزوں کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

(البقرہ ۱۸۵)

جو لوگ استطاعت رکھتے ہیں وہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دیں۔

قرآن کریم کے الفاظ سے واضح ہے کہ صاحب استطاعت روزہ دار روزہ رکھنے کے علاوہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے۔ روزہ بطور فرض ہوگا اور فدیہ بطور سنت۔ . . . .

. . . لیکن ایسے لوگ جو رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھ سکتے اور جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ مستقبل قریب میں روزوں کی قضاء کر سکیں مثلاً دائم المریض ضعیف بوڑھے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں۔ ایسے لوگوں پر فدیہ ادا کرنا اگر استطاعت ہو ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص روزوں کی قضاء سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کے ورثاء پر لازم ہے کہ وہ اس کے روزوں کا فدیہ ادا کریں۔ وقتی طور پر بیمار ہو جانے والے افراد پر روزہ کا فدیہ ادا کرنا واجب نہیں۔ فوت شدہ روزوں کی قضاء واجب ہے۔

فدیہ کی مقدار کے متعلق اصولی ہدایت یہ ہے کہ وہ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ . . . اس معیار کا کھانا ہو جو انسان بالعموم گھر میں کھاتا ہے۔ حضرت ابو حنیفہؒ نے اس کی مقدار نصف صاع یعنی قریباً دو سیر گندم کے قریب بتائی ہے۔ فدیہ کی رقم کسی ایسے فنڈ میں بھی دی جا سکتی ہے جو غریبوں اور مسکینوں کی امداد اور نگہداشت کے لئے قائم کیا گیا ہو۔

متفرق امور

مسواک کرنے۔ کلی کرنے۔ ناک میں پانی ڈالنے۔ آنکھوں میں دوائی ڈالنے خوشبو سونگھنے۔ بلغم یا گرد کے حلق میں چلے جانے داڑھی اور سر میں تیل لگانے یا جسم کی مالش کرنے پیار سے بوسہ لینے۔ آئینہ دیکھنے۔ بے اختیار قے آنے اور پچھنے لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ روزہ میں معمولی زخم کا آپریشن بھی کروایا جا سکتا ہے۔

چونکہ پچھنے لگوانے اور اپریشن سے جسمانی کمزوری کا اندیشہ ہوتا ہے اسلئے ان چیزوں کو روزہ دار کے لئے پسند نہیں کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنکھ میں سرمہ لگانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ اگر سرمہ آنکھ میں تکلیف کی وجہ سے لگایا جاتا ہے تو اس تکلف کی ضرورت نہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت سے فائدہ اٹھائے اور بلا ضرورت اور شوقیہ سرمہ لگانا ہو تو وہ روزہ کے اوقات کے بعد بھی لگایا جا سکتا ہے بعض اہل علم کے نزدیک تر مسواک کرنا روزہ دار کے لئے پسندیدہ نہیں۔

روزہ دار کو ناک کے ذریعہ پانی زور سے نہیں کھینچنا چاہیے کہ اس طرح پانی حلق میں چلا جاتا ہے۔ اور روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ قے کوشش سے لائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر قضاء لازم ہے۔

انسان جنبی ہو اور نہانے کی صورت میں سحری کا وقت نکلنے کا اندیشہ ہو تو وہ نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ رکھ سکتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد وہ نہا لے۔

افطار کرنے وقت یا سحری کھاتے وقت جلد بازی سے کام نہ لیا جائے اگر روزہ دار سحری کھا رہا ہو اور ایک دو لقمے باقی رہ گئے ہوں یا پانی پی رہا ہو اور پانی کا ایک آدھ گھونٹ باقی رہ جائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ وہ لقمے کھا لے یا وہ پانی پی لے۔ جیسا کہ فرمایا:-

إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِنَاءُ فِي يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ - (ابو داؤد)

سحری کھانے والا اذان سن لے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ کھا پوری کئے بغیر برتن نیچے نہ رکھے۔

برما کے ایک مخلص احمدی دوست کا ذکر خیر

(مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب مبلغ انچارج برما)

برما جماعت کے ایک مخلص خادم اُو۔ آؤل کائیں اے کے ابن پیر محمد صاحب بروز جمعہ ۱۵ اگست ۱۹۷۱ء ۱۱ بجے شب بعمر ۶۹ سال رحلت فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ۱۹۲۲ء میں مکرم عبد القادر صاحب لئی مرحوم کے ذریعہ داخل سلسلہ ہوئے اور تاحیات نہایت اخلاص و وفاداری سے عہد بیعت کو نبھایا۔ آپ پابند صوم و صلوٰۃ ملنسار۔ مہمان نواز اور جماعتی امور میں پیش پیش رہنے والے بزرگ تھے آخری عمر تک کم سے کم ایک دو مرتبہ مسجد میں آ کر باجماعت نماز ادا کرتے رمضان کے مہینہ میں کچھ نہ کچھ روزہ داروں کے لیے اشیاء خورد و نوش ضرور لاتے عید الفطر چونکہ عموماً کلابیٹ کی مسجد میں ادا ہوتی اس لئے نماز کے بعد تمام جماعت کو ہمیشہ ان کی عام دعوت رہتی اور احباب ان کے ہاں کھا کر واپس گھروں کو لوٹتے۔ یہ دعوت ان کا طرۂ امتیاز بن گئی تھی۔

۱۹۵۶ء میں ہندو پاک سفر پر بمعہ اہلیہ گئے۔ قادیان اور ربوہ بھی پہنچے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران ان کی اہلیہ صاحبہ نے ایک قطعہ اراضی کلابیٹ میں جماعت کو ہبہ کیا۔ جس پر انہوں نے مع اے ابراہیم مرحوم اور دوسرے مخیر حضرات جماعت سے مل کر مسجد تعمیر کی۔ مسجد رنگون کی تعمیر میں بھی انہوں نے حتی المقدور حصہ لیا۔

اس ماہ کے شروع میں ان کو پیٹ کی تکلیف ہو گئی ہسپتال داخل کرنے کے دو ہفتہ بعد معلوم ہوا کہ گاسٹرک السر (Gastric ulcer) ہے تاہم بھلے چنگے تھے۔ اچانک پھیپھڑے کا نظام خراب ہو گیا اور باوجود کوشش بسیار حالت نہ سنبھل سکی۔

بروز سنیچر بعد نماز عصر جنازہ ان کی قیام گاہ کلابیٹ سے احمدیہ قبرستان رنگون لایا گیا۔ جماعت کے احباب کے علاوہ غیر از جماعت ۳۰۰ سے زیادہ حضرات نے شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

ان کی نرینہ اولاد میں مبارک محمد صاحب نمبر ۳۰۳ مغل اسٹریٹ رنگون اور دوسری اہلیہ سے سلیمان اور محمود دو بچے ہیں۔ لڑکیاں سب بیاہی ہوئی ہیں ۲۷ بچوں کے دادا، نانا اور پڑنانا تھے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت و رشد کے رستوں پر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع میں مجلس کی نمائندگی لازمی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرکزی اجتماعات میں نمائندگی کے بارہ میں فرمایا:-

"ان اجتماعوں میں ہر جماعت کی نمائندگی ضروری ہو۔ اگر چھوٹی جماعت ہے تو ایک نمائندہ ہی وہاں سے آ جائے لیکن ہر جماعت کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ان اجتماعوں میں ضرور شامل ہو"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۷۰ء)

امسال خدام کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر منعقد ہو رہا ہے خدام حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے ہر جماعت سے شرکت فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تتمہ نتیجہ طلبہ وطالبات فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۵ء

روزنامہ الفضل یکم توک/ستمبر ۱۹۷۵ء میں طلبہ وطالبات فضل عمر درس القرآن کلاس کا نتیجہ شائع ہوا ہے۔ اس فہرست کے علاوہ مندرجہ ذیل طلبہ وطالبات بھی بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہیں ان کے نام بطور تتمہ شائع کئے جاتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ (تعلیم القرآن)

طالبات۔ معیار دوم

نمبر شمار	رول نمبر	نام	مقام	حاصل کردہ نمبر	کیفیت
۱	۹۸	زکیہ سلطانہ	سرگودھا	۷۹	پاس
۲	۹۹	طاہرہ نگہت	"	۹۴	"
۳	۱۰۰	ثمینہ نثار	"	۴۹	"
۴	۱۰۴	صفیہ احسن پراچہ	بھیرہ۔ سرگودھا	۸۵	"
۵	۱۰۵	رضیہ احسن پراچہ	" "	۹۷	"
۶	۱۰۶	نگہت فردوس	۴۲ شمالی "	۹۴	"
۷	۱۰۷	شاہین کوثر	خوشاب "	۹۹	"
۸	۱۶۲	امۃ الحفیظ	گھاریال	۴۶	"
۹	۱۶۴	شکیلہ یاسمین	"	۵۸	"
۱۰	۱۷۱	امۃ الحلیم شاہدہ	ربوہ	۷۴	"
۱۱	۱۷۲	شاہدہ نسرین	"	۹۹	"
۱۲	۱۸۰	امۃ الباسط نصرت	لاہور	۵۴	"
۱۳	۱۹۶	رضیہ رانا	قصور	۸۷	"
۱۴	۱۹۷	بشریٰ انجم	"	۹۲	"
۱۵	۲۷۴	آنسہ خان	دارالصدر غربی۔ ربوہ	۹۸	"
۱۶	۲۷۷	امۃ المومن	" " "	۸۶	"
۱۷	۲۷۸	بشریٰ صادقہ	" " "	۸۳	"
۱۸	۲۷۹	شائستہ کوثر	" " "	۱۰۱	"
۱۹	۲۸۰	امۃ الباسط	ربوہ	۹۸	"
۲۰	۲۸۷	ساجدہ امۃ الحفیظ	"	۴۷	"
۲۱	۲۸۹	روبی چوہدری	"	۵۶	"
۲۲	۲۹۰	قدسیہ امین چوہدری	دارالصدر شمالی۔ ربوہ	۶۵	"
۲۳	۲۹۲	نوشابہ انجم	" " "	۷۵	"
۲۴	۲۹۳	امۃ الباسط صہبا	" " "	۹۵	"
۲۵	۲۹۴	امۃ النصیر احمد	" " "	۱۰۴	"
۲۶	۲۹۵	راشدہ طاہرہ	" " "	۱۰۳	"
۲۷	۲۹۷	آمنہ کاہلی	" " "	۶۹	"
۲۸	۲۹۹	امۃ النصیر	" " "	۸۳	"
۲۹	۳۰۰	عائشہ پروین	" " "	۹۷	"
۳۰	۳۰۱	امۃ الرحمٰن احمد	" " "	۱۰۵	"
۳۱	۳۰۴	امۃ النور	" " "	۸۷	"
۳۲	۳۶۴	جمیلہ امیر احمد	ربوہ	۱۱۳	"
۳۳	۳۷۳	زاہدہ پروین	"	۶۸	"
۳۴	۴۲۶	صباحت تنویر	"	۱۰۳	"
۳۵	۴۲۷	امۃ السلام	"	۹۰	"
۳۶	۸۲	روبینہ لطیف	ملتان	۶۶	"

نتیجہ طالبات معیار سوم

نمبر شمار	رول نمبر	نام	مقام	حاصل کردہ نمبر	کیفیت
۱	۳۰۲	طاہرہ باجوہ	ربوہ	۷۵	پاس
۲	۳۷۵	ریحانہ لطیف	"	۵۳	"
۳	۴۶۸	بشریٰ شریف	"	۴۶	"
۴	۶۰۴	بشریٰ ظفر	"	۶۹	"

نتائج طلبہ معیار اوّل ودوم

نمبر شمار	رول نمبر	نام	مقام	حاصل کردہ نمبر	کیفیت
۱	—	منصور احمد	ادرحمہ۔ سرگودھا	۴۳	پاس معیار دوم
۲	—	ناصر احمد بشیر	ربوہ	۵۳	" "
۳	—	خالد محمود	ملتان	۹۵	" "
۴	—	ناصر الدین	جھنگ	۷۷	" "
۵	—	حافظ مبارک احمد	۱۱۶ جنوبی۔ سرگودھا	۵۸	" "
۶	—	ملک ظفر اسلام	خانپور	۴۵	" "
۷	—	انوار احمد	پھیرو چیچی	۵۲	" "
۸	—	اکبر علی	کنگ جنن	۶۶	" "
۹	۲۳۷	منظور احمد	ربوہ	۶۴	" "
۱۰	—	شمس الحق	"	۴۶	" "
۱۱	—	محمد نواز خان	"	۴۹	" "
۱۲	—	رانا مبارک احمد	"	۵۷	" "
۱۳	—	خالد محمود	لاہور	۴۴	" "
۱۴	—	مسعود احمد	ربوہ	۶۰	" "
۱۵	—	منور احمد	۲۱۹ رب۔ لائلپور	۶۰	" "
۱۶	—	طارق محمود	ڈلیوکے۔ سیالکوٹ	۴۴	" "
۱۷	۵۴	ملک عبدالرحمٰن	کراچی	۷۶	" "
۱۸	۴۰۷	منیر احمد	گوجرہ	۴۴	" "
۱	—	وحید احمد جنجوعہ	انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور	۹۹	" معیار اوّل
۲	—	مطلوب احمد	ربوہ	۵۲	" "

اعلانات نکاح

۱- ۳۱ اگست کو خاکسار نے اپنی بھتیجی عزیزہ سیدہ ناصرہ شاہین بنت برادرم سید محمد احمد صاحب باہری مرحوم دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر عزیزم میر بشیر احمد سلطان ابن مکرم میر غلام احمد صاحب کشفی راولپنڈی سے کوٹھی "السید" دارالصدر غربی ربوہ پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(سید منیر احمد باہری۔ ربوہ)

۲- میرے بیٹے عزیزم نسیم احمد ڈار کا نکاح عزیزہ نگہت تبسم بنت شیخ محبوب الٰہی صاحب بی۔ اے ایل ایل بی سے گیارہ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ نے مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۷۵ء کو پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے برکت کا باعث بنائے۔

(مبارک احمد ڈار 4/6.F اسلام آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس۔/۲۰ روپے ـ نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس۔/۳۵ روپے ـ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ فون ۵۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

فلسفۂ تاریخ کے مسلّمہ امام حضرت علّامہ عبدالرحمٰن بن خلدون المغربی

حضرت علّامہ عبدالرحمٰن بن خلدون المغربی (متوفی ۸۰۸ھ ۱۴۰۶ء) فلسفۂ تاریخ کی دنیا بھر میں مسلّمہ امام ہیں۔ آپ وہ مشہور مؤرخ اسلام ہیں جن کی بلند پایہ شخصیت پر مغربی مفکرین کو بھی ناز ہے۔

حضرت علّامہ اپنی تاریخ کے مقدمہ میں گزشتہ اور ہم عصر صوفیاء کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"فَيُفَسِّرُوْنَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ بِاللَّبِنَةِ حَتّٰى اَكْمَلَتِ الْبُنْيَانَ وَمَعْنَاهُ النَّبِيُّ الَّذِيْ حَصَلَتْ لَهُ النُّبُوَّةُ الْكَامِلَةُ۔"

(صوفیائے کرام) "خاتم النبیین" کی تفسیر ایسی اینٹ سے بیان کرتے ہیں جس نے عمارت مکمل کر دی اور اس سے مراد وہ نبی ہے جس کو نبوت کاملہ حاصل ہوئی۔

"وَيُمَثِّلُوْنَ الْوِلَايَةَ فِيْ تَفَاوُتِ مَرَاتِبِهَا بِالنُّبُوَّةِ وَيَجْعَلُوْنَ صَاحِبَ الْكَمَالِ فِيْهَا خَاتَمَ الْاَوْلِيَاءِ اَيْ حَائِزَ الْمَرْتَبَةِ الَّتِيْ هِيَ خَاتِمَةُ الْوِلَايَةِ كَمَا كَانَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ حَائِزَ الْمَرْتَبَةِ الَّتِيْ هِيَ خَاتِمَةُ النُّبُوَّةِ"

(مقدمہ ابن خلدون الجزء الاوّل صفحہ ۱۹۲ و ۱۹۳ طبع اوّل مطبوعہ مطبعہ الازہریہ مصریہ ۱۳۱۱ھ ہجری)

اسی طرح صوفیاء ولایت کی مثال تفاوتِ مراتب کے لحاظ سے نبوّت سے دیتے ہیں اور ولایت میں جامع کمالات کو خاتم الاولیاء کہتے ہیں جو ولایت کے انتہائی مرتبہ کو گھیرنے والا ہوتا ہے جس طرح خاتم الانبیاء نبوت کے انتہائی مرتبہ کا احاطہ کرنے والا ہے۔

درخواست دعا

برادرم منور احمد جاوید قائد ضلع لاہور اپنے خاندان کے افراد کے ہمراہ جمعہ کے دن ربوہ سے ویگن میں لاہور جا رہے تھے راستے میں پنڈی بھٹیاں کے مقام پر ایک ٹرک کے ساتھ حادثہ ہو گیا۔ جس میں ان کی والدہ صاحبہ "منور صاحب کے بچے اور ان کی بھانجی کو زیادہ چوٹیں آئی ہیں۔ خود منور صاحب اور دیگر رشتہ داروں کو بھی چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

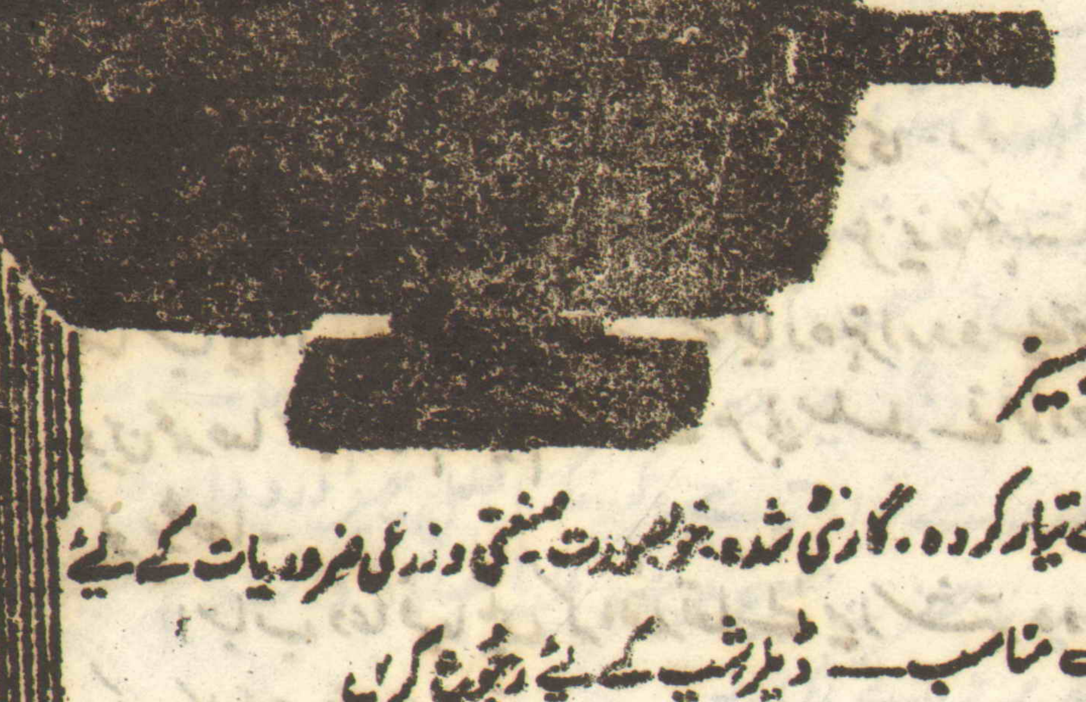

ایکو الیکٹرک موٹرز

۱/۲ تا ۱۵

ہارس پاور

تھری فیز

امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ۔ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لئے

قیمت مناسب ـــ ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں

ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ۔ گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۲۰۶۰

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محرّرین کی مزید ضرورت

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے دفاتر میں چند آسامیاں پُر کرنے کے لئے مزید محرّرین کی ضرورت ہے۔ امتحان دینے کے لئے ایسے نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں میں شغف اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں۔ نیز جن امیدواروں نے پہلے کمیشن کا امتحان دیا تھا مگر وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے وہ بھی پھر امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔ ایسی درخواستیں ۔۲ ستمبر ۱۹۷۵ء تک ۲۵ ستمبر ۱۹۷۵ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوا دی جائیں۔

تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ جو امیدوار تحریری امتحان اور انٹرویو میں کامیاب ہوں گے انہیں حسبِ ضرورت تاریخ تقرر سے ۱۲۵/۶-۲۲۵/۵-۱۲۵-۲۵۰-۷ کے گریڈ میں ماہوار تنخواہ ۱۲۵/- معہ الاؤنس دی جائے گی۔ گریجوایٹ امیدوار جنہوں نے تمام مضامین میں بی۔اے کا امتحان پاس کر لیا ہے تقرر کے وقت ۱۵۰-۶-۱۸۰/۸-۲۶۰/۱۰-۳۱۰ کے گریڈ میں ماہوار تنخواہ ۱۵۰/- معہ الاؤنس دی جائے گی۔

درخواستیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں نامکمل درخواستوں کو زیرِ غور نہیں لایا جا سکے گا۔

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ

۲۔ ولدیت

۳۔ تعلیمی قابلیت معہ نقل سند

۴۔ تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند

۵۔ سابقہ تجربہ

۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ

۷۔ چال چلن اور دینی حالت کے متعلق پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق

امیدواران مورخہ ۲۷/۹/۷۵ کی صبح کو ۷/۱/۲ بجے تک نظارت بیت المال آمد میں پہنچ جائیں۔ تحریری امتحان مورخہ ۲۷/۹/۷۵ کو صبح ۸ بجے ہوگا۔
انٹرویو ۲۸/۹/۷۵ کو صبح ۹ بجے ہوگا۔
نوٹ:۔ کاغذ، قلم ہمراہ لائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● کراچی ۸ ستمبر۔ بلوچستان میں شدید بارشوں سے ضلع لاڑکانہ کے سیلاب زدہ علاقوں میں دوبارہ شدید سیلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس بار پانی کی مقدار پہلے سے زیادہ ہوگی۔

● انقرہ ۶ ستمبر۔ مشرقی ترکیہ میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا۔ اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد تین ہزار سے تجاوز ہو چکی ہے۔ نو ہزار آبادی کا ایک پورا قصبہ اور اس سے ملحقہ دیہات ملبے کا ڈھیر بن گئے اور ہزاروں لوگ زندہ ملبے تلے دب گئے۔ بعد میں تباہ شدہ عمارتوں میں دفعتاً آگ لگ گئی جس کی وجہ سے مزید تباہی آئی۔ اطلاعات کے مطابق لیجے کے قصبے کا ایک مکان بھی صحیح سلامت نہیں ہے۔ آس پاس کے ۱۲ دیہات بھی تباہ و برباد ہو گئے۔ متاثرہ علاقہ انقرہ سے ۵۶۰ میل مشرق میں واقع ہے۔ یہاں پر زلزلہ کے جھٹکے ابھی تک وقفہ وقفہ سے محسوس ہو رہے ہیں۔

دادو ۸ ستمبر۔ منچھر جھیل میں طغیانی کے باعث سیہون اور ضلع بختیار پور کی طرف منچھر کے دو میل لمبے حفاظتی بند کا قریباً نصف حصہ بہہ گیا جس کی وجہ سے بیسیوں دیہات زیرِ آب آگئے۔ فوج، بحریہ اور پولیس تیرہ اضلاع میں لوگوں کو نکالنے کا کام سرانجام دے رہی ہے۔

● ڈھاکہ ۸ ستمبر۔ بنگلہ دیش ریڈیو کی اطلاع کے مطابق حکومت بنگلہ دیش نے ناجائز اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد رکھنے والے افراد کو حکم دیا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ تمام چیزیں حکومت کے حوالہ کر دیں۔ حکومت نے بنگلہ دیشی پارلیمنٹ کے تین مزید ارکان کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

انصار اللہ کے اجتماع میں آپکی شمولیت روحانی ترقی کے لئے ممد ثابت ہوگی۔ (قائد عمومی)